# قرآن اور تاثیر قرآن ـــــــ ایک معجزہ

جناب سید اسعد گیلانی صاحب

(۳)

ایک شخص سوید بن صامت تھا جس کے پاس حکمتِ لقمان کا صحیفہ تھا۔ حضورؐ نے اُسے دعوتِ اسلام پیش کی۔ اُس نے کہا آپ کے پاس بھی وہی کچھ ہے جو میرے پاس ہے۔ حضورؐ نے فرمایا بیان کرو۔ اُس نے کچھ عمدہ سے اشعار سُنائے اور پھر حضورؐ نے اُسے قرآن سُنایا۔ وہ شخص بلا تامل مسلمان ہوگیا۔

اُنہی دنوں یمن سے ایک شخص ضماد آزدی مکہ آیا جو مشہور جادُوگر تھا۔ حضورؐ کے بارے میں حالات سُن کر اُس نے قریش سے کہا "اگر تم کہو تو میں محمدؐ کا علاج کر سکتا ہوں"۔ چنانچہ وہ اس نیت سے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا "محمدؐ آؤ، میں تمہیں اپنے منتر سُناؤں"۔ حضورؐ نے فرمایا "پہلے تم مجھ سے سُن لو"۔ پھر حضورؐ نے اُسے قرآن سُنایا۔ ضماد نے کہا ایک بار اور سُنا دیجیے۔ حضورؐ نے پھر سُنایا۔ اُس نے ایک بار پھر سُننے کی فرمائش کی۔ حضورؐ نے پھر سُنایا۔ بالآخر وہ بول اُٹھا۔ "میں نے بہتیرے کاہن دیکھے ہیں، ساحر دیکھے، شاعر دیکھے ہیں لیکن ایسا کلام تو کسی سے بھی نہیں سُنا۔ یہ کلمات تو اتھاہ سمندر ہیں۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)، ہاتھ بڑھایئے میں اسلام قبول کرتا ہوں"۔

---

قرآن کی تاثیر اور قلوب میں نفوذ کے لاتعداد واقعات ہیں۔ یہ کلام ہی ایسا ہے کہ اس میں

ایٹمی توانائی ہے۔ یہ دل و دماغ کے ریشے ریشے میں اُتر جاتا ہے اور اپنے مخاطب کو بے بس کر کے اپنا مطیع کر لیتا ہے۔

مدینہ کے مشہور سردار اسعد بن زرارہ حضور اکرمؐ کے مبلغ حضرت مصعب بن عمیرؓ کی تبلیغی سرگرمیوں سے پریشان ہو کر ان کا قصہ ختم کرنے کے لیے مسلح ہو کر گھر سے نکلے۔ انہوں نے آکر حضرت مصعبؓ سے چند قرآنی آیات سنیں اور اٹھ کر حضرت مصعبؓ کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔

ثمامہ بن اثال مشہور سردار کو آنحضرت اور مدینہ سے زیادہ کسی چیز سے بغض نہ تھا۔ وہ قید ہو کر آیا تو دورانِ قید روزانہ اُسے قرآنِ پاک سننے کا موقع ملا۔ رشد و ہدایت کی آواز کان سے ہو کر دل تک پہنچتی رہی۔ جب حضورؐ نے از راہِ نوازش و کرم اُسے قید سے آزاد کر دیا تو وہ سیدھا کنوئیں پر گیا۔ غسل کیا اور پھر واپس آکر حضورؐ کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔ اس کے بعد وہ دل و جان سے اسلام کا خادم بن گیا۔

مشہور شاعر خالد بن عقبہ قرآن سن کر بے ہوش ہو گیا اور اسی میں کھو کر رہ گیا۔ جب ذرا اس کی حالت سنبھلی تو وہ پکار اٹھا:

"بخدا اس کلام میں عجیب شیرینی ہے، اس میں عجیب تر و تازگی ہے۔ اس کی جڑیں سیراب ہیں۔ اس کی شاخیں شیریں پھل سے لدی ہوئی ہیں اور بشر تو ایسا کلام کہہ ہی نہیں سکتا۔"

ایک چرواہا جو جنگل میں بکریاں چراتا تھا، آنے جانے والے مسلمان مسافروں سے قرآن سنتا تھا بالآخر جنگل ہی میں مسلمان ہو کر اور گھر بار چھوڑ کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ اس طرح قرآن نے اُسے بھیڑوں کے گلے سے نکال مجاہدین کے لشکر میں شامل کر دیا۔

عامری بہت مشہور شاعر تھا اور اس کی شہرت دور دور تک تھی۔ اسلام قبول کیا تو حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت عمرؓ نے شعر سنانے کی فرمائش کی تو کہنے لگا۔

"امیر المومنین جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے قرآن عطا فرمایا ہے۔ اشعار میں مجھے کچھ مزا نہیں آتا۔"

حضرت عمرؓ نے خوش ہو کر اس کا وظیفہ مقرر کر دیا۔

جنگ بدر میں جبیر بن مطعم گرفتار ہو کر آئے ۔ انہوں نے مسجد نبوی میں حضورؐ کو قرآن پڑھتے سنا۔

جب حضورؐ نے یہ آیات پڑھیں :

اَمۡ خُلِقُوۡا مِنۡ غَيۡرِ شَىۡءٍ اَمۡ هُمُ الۡخٰلِقُوۡنَ ؕ اَمۡ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ‌ ۚ بَلْ لَّا يُوۡقِنُوۡنَ ؕ (الطور - ۳۵-۳۶)

ترجمہ: کیا وہ خود بخود وجود میں آگئے یا پیدا کیے گئے ہیں ۔
کیا آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق انہوں نے کی ہے ۔ لیکن وہ یقین نہیں کرتے ۔"

تو جبیر بن مطعم پر ان آیات کا اتنا گہرا اثر ہوا کہ انہوں نے فوراً اسلام قبول کر لیا ۔ ایسا ہی واقعہ حضرت عثمان بن مظعون کا ہے ۔ وہ بھی قیدیوں میں تھے لیکن انہوں نے جب یہ آیات سنیں :

اِنَّ اللّٰهَ يَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ وَاِيۡتَآئِ ذِى الۡقُرۡبٰى وَيَنۡهٰى عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡكَرِ وَالۡبَغۡىِ‌ۚ يَعِظُكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُوۡنَ

(النحل - ۹)

ترجمہ: "بے شک اللہ تعالیٰ عدل و احسان اور رشتہ داروں سے حسنِ سلوک کا حکم دیتا ہے ۔ اور بدکاری اور ظلم سے روکتا ہے اور تمہیں نصیحت کرتا ہے ۔ شاید کہ تم نصیحت قبول کر لو۔"

جیسے ہی انہوں نے یہ آیات سنیں ۔ اس آیت نے ان کی دنیا بدل دی اور وہ فوراً حلقہ بگوش اسلام ہو گئے ۔

مشہور شاعر لبید بن ربیعہ نے جس کا شمار اصحابِ معلقات میں ہوتا ہے ، جب قرآن کی ایک چھوٹی سی سورۃ کو کعبہ میں آویزاں دیکھا تو قرآن کی فصاحت و بلاغت اور اس کی خوبیِ بیان سے اتنا متاثر ہوا کہ اسے یقین ہو گیا کہ یہ انسان کا کلام نہیں ہے ۔ چنانچہ وہ بلا تاخیر اسلام کے دائرے میں داخل ہو گیا ۔

جب ابوطلحہ انصاری نے جب یہ آیت سنی :

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰى تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ۔

ترجمہ: "تم نیکی کا اصل درجہ نہیں پا سکتے جب تک اپنی محبوب چیز ہی اللہ کی راہ میں

نہ دو۔"

تو اُن کے پاس ایک عمدہ باغ تھا جو انہیں بہت پسند تھا - اُنھوں نے وہ باغ ہی اللہ کی راہ میں دے دیا۔

---

کون نہیں جانتا کہ قرآن نے ۳۶۰ بتوں کے پجاریوں کو توحید کے علمبردار بنا دیا - یتیموں اور بیواؤں کا مال اُڑا لینے والوں کو امین بنا دیا - خود سروں اور قانون شکنوں کو قانون کا مطیع فرمان بنا دیا - قاتلوں، جواریوں اور شرابیوں کو دیندار، خدا ترس اور پرہیز گار بنا دیا - اس حقیقت سے کون بے خبر ہے کہ اس قرآن کی آیات اگر بڑے بڑے جابر بادشاہوں کے درباروں میں پڑھی جاتی تھیں تو انتقام اور غصے کی آگ کو ٹھنڈا کر دیتی تھیں - دل خدا کے سامنے جھک جاتے اور آنکھیں آنسوؤں سے چھلکنے لگتی تھیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جس طرح مختلف انبیاء کرام کو معجزے دیئے گئے تھے جو ان کی حقانیت کی دلیل تھے - اسی طرح حضورؐ اکرم کو قرآن کا معجزہ دیا گیا تھا، جس کے سامنے سب ہی بے بس تھے - آج تک بھی کسی کو یہ جرأت نہیں ہے کہ کسی پہلو سے بھی قرآن سے آگے نکل سکے - اسی بات کو حضورؐ اکرم نے فرمایا -

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ :

"رسول اکرمؐ نے فرمایا انبیاء سابقین میں کوئی نبی بھی ایسا نہیں گزرا، جسے معجزہ نہ دیا گیا ہو - اور لوگ اس پر ایمان لائے ہوں، لیکن جو چیز مجھے دی گئی ہے وہ اللہ کی طرف سے وحی ہے - قرآن کریم جس کے سبب میں امید کرتا ہوں کہ قیامت کے روز میرے پیروؤں کی تعداد سب سے زیادہ ہوگی۔" (مسلم شریف)

حضورؐ کا یہ معجزہ قرآن آفتاب کی طرح درخشاں اور تاباں ہے - یہ کلام حسین و جمیل و پرشوکت اوّل سے آخر تک ہے - اس میں کہیں جھول نہیں ہے - فصاحت و بلاغت اور معارف و حقائق کی بلندی یکساں ہے - اس کلام کو پڑھنے سے یہ ایک عظیم بادشاہ کا باجبروت حکم نامہ محسوس ہوتا ہے - ایک

اعرابی نے جب ایک قاری کو یہ آیت پڑھتے سنا:

قِيْلَ يٰٓاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَ يٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَ غِيْضَ الْمَآءُ وَ قُضِيَ الْاَمْرُ ۔ (ھود-۴۴)

ترجمہ: "اے زمین اپنا پانی جذب کر لے اور اے آسمان تھم جا۔ پانی جذب کر دیا گیا اور کام تمام کر دیا گیا"

تو کہنے لگا کہ ان الفاظ میں جو شاہانہ شوکت ہے یہ صرف بادشاہِ کائنات کو ہی زیب دیتی ہے کہ وہ ایسا حکم جاری فرمائے۔ چنانچہ وہ اعرابی فوراً مسلمان ہو گیا۔

---

ایک ہی طرز کے مضامین کو بار بار دہرانا اور نئے سے نئے پیرائے میں بیان کر کے ان میں تازگی اور حسن و خوبی پیدا کرنا یہ کسی انسان کے بس کا کام نہیں ہے۔

قرآن میں انسانوں کو مسحور کرنے، مرعوب کرنے اور خدا کے سامنے جھکا دینے کی زبردست قوت پائی جاتی ہے۔ کافر قرآن کا سامنا کرتے ہوئے گھبراتے تھے اور بعض تو کانوں میں روئی ڈال کر رکھنے میں ہی اپنی عافیت سمجھتے تھے۔ انہیں یقین تھا کہ سننے کے بعد اس سے متاثر نہ ہونا ممکن نہیں ہے۔ قرآن کی اِس زبردست قوتِ تسخیر نے کفار کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔

پھر یہ قرآن انسانوں کو بدلنے اور بدل کر کچھ سے کچھ کر دینے کی بھی اپنے اندر حیرت انگیز قوت رکھتا تھا۔ گویا رُوحِ انسانی کو موم کی طرح پگھلا کر وہ انسان کو اندر سے کچھ سے کچھ بنا دیتا تھا۔ سب سے زبردست انقلاب تو وہ خود اپنے لانے والے میں لایا۔ جو اپنے آپ کو اُمّی کہتا اور جبریل امین سے بھی یہ اصرار اپنے حروف سے ناآشنا ہونے کا اظہار کرتا تھا۔ وہ علم کا سمندر بن گیا۔ جو مکہ کا خاموش شہری تھا وہ ایک زبردست مبلغ اور مقرر بن گیا۔ جو غارِ حرا کے گوشۂ تنہائی میں جا کر دن رات عبادت میں گزارتا تھا۔ اس نے انسانی بستیوں، مجلسوں، میلوں، بازاروں اور گلیوں کو تبلیغِ توحید سے جل تھل کر دیا۔ جہاں کہیں چند انسانوں کے جمع ہونے کا موقع ہوتا وہ وہاں پہنچ جاتا۔ جو انسان سارے علاقے میں محترم و مکرم تھا، اُسے لوگوں کے طعنے سننے،

گالیاں برداشت کرتے، ظلم وستم کا مقابلہ کرنے اور الزامات و بہتانات کا سامنا کرنے کے لیے اِس قرآن نے میدان میں لا کھڑا کیا۔ جو خاموش، شہری لوگوں سے الگ تھلگ رہا کرتا تھا۔ اُس نے خدا کے وجود، آخرت کی زندگی اور حساب کتاب کے بارے میں بحثیں چھیڑ دیں۔ جو ایک معروف کامیاب تاجر تھا وہ تجارت سے ہٹ کر اللہ کے کام کی مصروفیات میں لگ گیا۔ اور یہ صرف حضورؐ اکرم کے ساتھ ہی ایسا نہیں ہوا، بلکہ جس جس انسان نے بھی اس کتاب کو برحق تسلیم کیا اور اس پر ایمان لایا تو اس کے روز وشب ہی بدل گئے۔ اس میں اتنی جرأت و ہمت پیدا ہوگئی کہ وہ بڑی سے بڑی مخالفت کا خندہ پیشانی سے اور بڑے سے بڑے ظلم کا صبر و سکون سے مقابلہ کرسکے۔ غرض اس کتاب نے انسانوں میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرنی شروع کردی۔ اس کے چند کلمات ہی انسانوں کو ہلا کر رکھ دیتے۔ یہ جس وجود میں سرایت کر جاتا اُسی وجود میں ایک دوسرا ہی انسان نمودار ہوجاتا۔ قرآن کی یہ قوتِ تسخیر اور قوتِ انقلاب ہی تھی، جس کا مقابلہ کسی کے بس میں نہ تھا۔ حضور اکرمؐ کا یہ قرآنی ہتھیار، عصائے موسیٰ، یدِ بیضا اور دمِ عیسیٰؑ ہر چیز سے بڑھ کر مؤثر تھا۔ اس کا مقابلہ انسانوں کے بس سے باہر تھا۔ قرآن ہی حضورؐ کا عظیم معجزہ تھا۔ اور یہی حضورؐ کا مؤثر ترین اسلحہ تھا۔ اپنے نزول کے وقت سے آج تک اس کتاب نے دُنیا میں جتنے انسانوں کی زندگیوں کو گمراہی سے راستی اور بے راہ روی سے خدا پرستی کی طرف موڑا ہے اتنا دُنیا کی اور کسی قوت نے اسلام نہیں پھیلایا۔ تنہا قرآن دُنیا میں اسلام کا سب سے بڑا مبلغ ہے۔

---

## احتیاط

ترجمان القرآن میں ضرورتِ استدلال کے لیے آیات و احادیث شائع ہوتی رہتی ہیں۔ قارئین سے گذارش ہے کہ جن اوراق پر آیات و احادیث ہوں۔ ان کا خاص احترام ملحوظ رکھیں تاکہ بے ادبی نہ ہونے پائے۔ (ادارہ)